Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹۴۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | یکم ربیع الاول ۱۳۹۵ھ ۱۵ امان ۱۳۵۴ ہش ۱۵ مارچ ۱۹۷۵ء | نمبر ۶۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جبتک خدا تعالیٰ کیساتھ کامل تعلق نہ ہو خاص برکات اور فیوض حاصل نہیں ہوتے

انوار و برکات ظاہر ہونے کیلئے خدا تعالیٰ کا پورے طور پر مطیع اور فرمانبردار بندہ بننا ضروری ہے

"اور ماسوا اس کے یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ جب تک کامل اور پورا تعلق نہ ہو وہ برکات اور فیوض جو اس تعلق کے لازمی نتائج ہیں حاصل نہیں ہوتے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جہاں ایک پیالہ پانی کا پی کر سیر ہونا ہو وہاں ایک قطرہ کہاں تک مفید ہو سکتا ہے اور تشنہ لبی کو بجھا سکتا ہے۔ اور جہاں دس تولہ دوا کھانی ہو وہاں ایک چاول یا ایک رتی سے کیا ہو گا؟ اسی طرح جب تک انسان پورے طور پر خدا تعالیٰ کا مطیع اور وفادار بندہ نہیں بنتا اور کامل نیکی نہیں کرتا اس وقت تک اس کے انوار و برکات ظاہر نہیں ہوتے، ادھوری اور ناتمام باتوں سے بعض اوقات ٹھوکر لگتی ہے۔ ایک شخص نیکی کو اس کے کمال تک تو پہنچاتا نہیں اور اس سے ان ثمرات کی توقع کرتا ہے جو اس کے درجۂ کمال پر پیدا ہوتے ہیں۔ اور جب وہ نہیں ملتے تو اس سچی اور پاک تعلیم سے بدظن ہونے لگتا ہے اور کہتا ہے کہ کچھ بھی نہیں۔ بہت سے لوگ اسی طرح پر گمراہ ہوئے ہیں لیکن میں یقیناً کہتا ہوں کہ قرآن شریف نے جو تعلیم پیش کی ہے اور جن طریق پر نیکی کی راہیں بتائی ہیں ان پر اور اس درجہ تک عامل ہونے سے انسان وہ تمام کمالات اور برکات حاصل کر سکتا ہے جن کا وعدہ دیا گیا ہے اسی پاک تعلیم کی سچی اور کامل پیروی سے ولی اللہ اور ابدال بنتے ہیں۔" (ملفوظات جلد ہفتم صـ ۱۸۶)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۵ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔ "رات بھر زیادہ تکلیف رہی۔ اس وقت بھی سر درد کی شکایت ہے۔ نواب محمد احمد صاحب کی طبیعت بھی بہت خراب ہے۔"

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۴ امان (جمعۃ المبارک)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں سورۃ الملک کی ابتدائی پانچ آیات کی تفسیر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ حُسنِ عمل کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ قانون بنایا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنے اور ان آیات میں بنیادی صفت خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا بیان فرمائی ہے یعنی یہ کہ اس نے سات آسمان پیدا کئے جو درجہ بدرجہ نیچے اوپر اور باہم موافق ہیں۔ حضور نے فرمایا ان ظاہری آسمانوں کی طرح روحانیت کے بھی سات آسمان ہیں جن کے لئے مجاہدہ، محنت اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنا پڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے دامن کو اس طرح پکڑنا ضروری ہے کہ خواہ کچھ ہو جائے انسان اسے نہ چھوڑے اور اس کا مظہر بننے کی کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ کے خلق میں جس طرح کوئی تضاد یا تفاوت نہیں اسی طرح انسان کی زندگی میں کوئی اندرونی تضاد نہیں ہونا چاہیئے اسی میں ہر لحاظ سے پوری کامیابی کا راز مضمر ہے۔

اس ضمن میں حضور نے واضح فرمایا کہ پچھلے سال دنیا نے جماعت کے کردار کا ایک عجیب نظارہ دیکھا۔ اس کے کردار میں حُسن تھا تضاد نہیں تھا۔ افرادِ جماعت نے اپنے کردار سے آشکار کر دکھایا کہ انہوں نے خدا کو جانا اور پہچانا ہے اور اسی میں ان کی زندگی ہے۔ وہ دُکھ دیئے جا رہے تھے اور اس کے باوجود مسکرا رہے تھے اور پھر وقت آنے پر انہوں نے خود دُکھ دینے والوں کے ساتھ حُسنِ سلوک اور ہمدردی و غمخواری کا مظاہرہ کیا۔ جماعت کا اصل مقام یہی ہے اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ جماعت اسی مقام پر کھڑی رہے اور اس مقام میں حُسن اور عظمت پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ حضور نے فرمایا اسی حُسن سے ہم نے دنیا کے دل جیتنے ہیں۔ ہمارا اصل کام رضائے الٰہی کو حاصل کرنا ہے۔

لازمی چندے تو کم از کم معیار ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں وہ بہرحال آپ کو ادا کرنے چاہئیں۔ لازمی چندے مختلف ادوار میں سے گزر کر کم سے کم ایمان کے معیار کو بتاتے ہیں۔" (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۹ فتح ۱۳۵۱ ہش)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ بمقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ امان ۱۳۵۴ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائی جماعتوں کا واحد سہارا

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ خدائی جماعتوں کو جن کے کندھوں پر حق کو دنیا میں پھیلانے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذمہ داری ڈالی جاتی ہے انتہائی نامساعد اور صبرآزما حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ بسااوقات اہل دنیا کی طرف سے ایسے حالات پیدا کر دیئے جاتے ہیں کہ ان کے لئے حق کو دنیا میں پھیلانا تو کجا خود اپنی ہستی کو برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے صبرآزما حالات سے دوچار ہونے کے باوجود خدائی جماعتیں پیغامِ حق کی اشاعت اور اسے غالب کرنے کے رفیع الشان مقصد میں بالآخر کامیاب ہو کر رہتی ہیں۔ اس کی ایک ہی وجہ ہوتی ہے اور وہ یہ کہ ان کا واحد سہارا خدائے قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر کی ذات ہوتی ہے۔ وہ اسی پر بھروسہ کرتے ہیں اور اسی پر ان کا توکل ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ وہ خدا جسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے اور جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازے گا اور انہیں ان کے مقصد میں کامیاب کر دکھائے گا۔

مثال کے طور پر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کیا تو اُس وقت انہیں فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کی چیرہ دستیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اُس زمانہ میں فرعون نے ظلم کا ایسا بازار گرم کر رکھا تھا کہ فرعون کے انسانیت سوز مظالم کے خوف سے بہت تھوڑے لوگ حضرت موسیٰؑ پر ایمان لائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس انتہائی نازک اور خوفناک صورتِ حال کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۞ (یونس آیت ۸۵)

ترجمہ:- پس اُس کی قوم کے چند نوجوان ہی موسیٰؑ پر ایمان لائے۔ باقی لوگوں نے فرعون (کے ڈر سے) اور اپنی قوم کے بڑے لوگوں کے خوف سے کہ وہ انہیں کسی مصیبت میں نہ ڈال دے موسیٰؑ کی فرمانبرداری (اختیار) نہ کی۔ اور فرعون یقینی طور پر چیرہ دستی کرنے والا تھا اور حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا۔

ایسے مخدوش اور انتہائی پُرخطر حالات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن لوگوں کو جو آپ پر ایمان لے آئے تھے یہی نصیحت کی کہ وہ فرعون کی حکومت اُس کے دبدبہ اور اس کے مظالم سے نہ ڈریں بلکہ اُس قادر مطلق خدا پر توکل کریں جو بادشاہوں کا بادشاہ اور حاکموں کا حاکم ہے اور جس کی ایک صفت کن فیکون بھی ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے جو کچھ فرمایا اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۞ (یونس آیت ۸۵)

ترجمہ:- اور موسیٰؑ نے (اپنی قوم سے) کہا کہ اے میری قوم! اگر یہ بات (درست) ہے کہ تم اللہ پر ایمان لائے ہو اور اگر تم اُس کے سچے فرمانبردار بھی ہو تو اُسی پر بھروسہ کرو۔

اس کے جواب میں حضرت موسیٰؑ کی قوم نے کیا کہا؟ اللہ تعالیٰ ان کے جواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ (یونس آیت ۸۶)

ترجمہ:- اس پر انہوں نے کہا ہم اللہ پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔

اور پھر ساتھ ہی انہوں نے جناب الٰہی میں یہ دعا کی:-

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۞ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۞ (یونس آیت ۸۶، ۸۷)

ترجمہ:- اے ہمارے ربّ! ہمیں ان ظالم لوگوں کے لئے فتنہ کا موجب نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر لوگوں (کے ظلم) سے بچا لے۔

جب حضرت موسیٰؑ نے دیکھا کہ ان کی نصیحت کا خاطر خواہ اثر ہوا ہے اور ان کی قوم اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے پر آمادہ ہے تو خدائی حکم کے ماتحت انہوں نے فرعون کے انسانیت سوز مظالم سے نجات پانے کی ایک زبردست تدبیر بتائی اور ایک نہایت ہی محکم اور انقلاب انگیز سکیم اُنکے سامنے رکھی۔ وہ کیا سکیم تھی؟ اللہ تعالیٰ اُس تدبیر اور سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ (یونس آیت ۸۸)

ترجمہ:- اور ہم نے موسیٰؑ اور اس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی تم اپنی قوم کے لئے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو مسجد بناؤ اور ان میں عمدگی سے نماز ادا کیا کرو۔ اور (یہ وحی بھی کی کہ اے موسیٰؑ) تو مومنوں کو کامیابی کی بشارت دے۔

فرعون کی مخالفانہ تدبیروں اور مظالم کے مقابلہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو جو تدبیر بتائی وہ صرف یہ تھی کہ وہ اللہ پر ہی توکل کریں اور نماز کا نظام قائم کریں اور خدا تعالیٰ سے اس کی نصرت طلب کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ توکل، نماز اور دعاؤں کی روحانی سکیم ایسی زبردست سکیم ہے کہ جس کے ذریعہ مخالفین اسلام کی تدبیروں اور سکیموں کا تار و پود بکھیرا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آغازِ بعثت میں جب کفارِ مکہ کی انتہائی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور انہوں نے مسلمانوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تو آپؐ نے بھی اس ظلم و ستم سے نجات کیلئے خدائی حکم کے ماتحت مسلمانوں کے سامنے یہی محکم اور انقلاب انگیز سکیم رکھی۔ یہ سکیم خود خدا تعالیٰ کی بیان فرمودہ تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم روحانی سکیم کا ذکر کرتے ہوئے انہیں حکم دیا:-

فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۞ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۞ (البقرہ آیات ۱۱۰، ۱۱۱)

ترجمہ:- پس تم معاف کرو اور درگزر کرو (یعنی ان کو اُن کی حالت پر چھوڑ دو اور ان سے کنارہ کرو) حتیٰ کہ اللہ اپنا فیصلہ نافذ فرما دے یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ جو نیکی بھی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اس کو اللہ کے حضور موجود پاؤ گے۔ اللہ تمہارے سب اعمال سے بخوبی واقف ہے۔

الغرض خدائی جماعتوں کا واحد سہارا خدا تعالیٰ ہوتا ہے اُسی پر وہ توکل کرتی ہیں، اُسی کے حضور وہ جھکتی اور دعائیں کرتی ہیں، اُسی کی وہ عبادت کرتی ہیں اور اُسی کی راہ میں اپنے اموال پیش کرنے میں سب پر سبقت لے جاتی ہیں۔ اسی ذریعہ سے بالآخر ظلم کا سدِّباب ہوتا ہے، اسی ذریعہ سے اشاعتِ حق کے راستے کھلتے ہیں اور اسی ذریعہ سے حق غالب آتا ہے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ارشد مربی سلسلہ کوئٹہ

(۴)

اس کے بعد ایک ایسا واقعہ پیش کرتا ہوں کہ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ دونوں کے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے اور اس کے ساتھ موافقت اور وفاداری کرنے کا نہایت ہی اعلیٰ اور شاندار ثبوت ملتا ہے اور یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ آپ دونوں کے ساتھ تھا۔ اس طرح آپ دونوں بھی ہر حال دکھ درد راحت میں پورے استقلال و ثبات قدم کے ساتھ خدا تعالیٰ کے ساتھ تھے۔ اور کسی ملامت کرنے والے سے ذرہ بھی گھبرانے والے نہیں تھے۔

آپ کا پہلا فرزند بشیر احمد جس کو بشیر اوّل کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے جب پیدا ہوا تو آپ نے اس کی پیدائش پر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور اسکے عقیقہ کی دعوت میں کثرت سے دوستوں اور احباب کو بلایا گیا اور بڑی دھوم دھام سے اس کا عقیقہ ہوا۔ اور پھر اس بچے کی خدمت کے لئے ایک خادمہ کو مقرر کیا گیا جس کا کام صرف یہ تھا کہ وہ ہر وقت اس بچے کی خدمت میں مشغول رہے اور یہ سب کچھ عام دنیا داروں کی طرح نہیں تھا جو اپنے بچوں کی پیدائش پر طرح طرح کی خوشیاں مناتے ہیں بلکہ یہ محض اللہ تعالیٰ کی نعمت کے اظہار کے لئے تھا اور اس پیشگوئی کی عظمت کو دلوں میں بٹھانے کے لئے تھا کہ جس پیشگوئی میں اس موعود لڑکے کے انتہائی اعلیٰ درجہ کی نیک استعدادوں اور انتہائی اعلیٰ درجہ کے ذاتی اوصاف کے ساتھ پیدائش کا ذکر تھا۔ چنانچہ آپ نے اس خوشی کے ساتھ ساتھ اس کی پیدائش پر ایک دو ورقہ اشتہار بعنوان خوشخبری شائع فرمایا اور اس میں اپنے اجتہاد سے تحریر فرمایا

"اے ناظرین میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے میں نے اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی تھی اور خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر اپنے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا۔ تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائے گا۔ آج ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۰۳ھ ہجری مطابق ۱۸۸۷ء میں ۱۲ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک"

(اشتہار ۷ اگست ۱۸۸۷ء)

گویا آپ نے اپنے اجتہاد سے اس لڑکے کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق خیال کرتے ہوئے اپنے اس اجتہاد کو بذریعہ اشتہار شائع کر دیا۔ اس لڑکے یعنی بشیر اوّل کی فطری استعداد کے متعلق آپ کو ایک یہ الہام بھی ہوا۔

جَاءَکَ النُّوْرُ وَھُوَ اَفْضَلُ مِنْکَ

کہ تیرے پاس نور آتا ہے اور وہ تجھ سے افضل ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۱۹۵)

اسی طرح آپ سبز اشتہار کے صفحہ ۷ پر اس کا ذکر کرتے فرماتے ہیں

"اس کا نام عنموائیل اور بشیر اور نور اللہ و صیّب اور چراغ دین وغیرہ اسماء مشتمل کاملیت ذاتی ... اور روشنی فطرت رکھے گئے ہیں"

لیکن بعد اس کے آپ کا یہ فرزند صالح ایک سال کی عمر میں ایک ماہ بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چونکہ آپ اپنے اجتہاد سے اس کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق سمجھے تھے اور دوسرے آپ کو اس کی پاک اور نورانی فطرت اور طہارت باطنی سے متعلق بہت سے الہامات بھی ہو چکے تھے۔ جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے اسلئے آپ کو اس بچے سے طبعاً بڑی محبت تھی لیکن جب اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اس کی تقدیر کے ماتحت فوت ہو گیا تو اس پر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جموں میں ایک خط لکھا اور اسکی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے تحریر فرمایا

"میرا لڑکا بشیر احمد تئیس روز بیمار رہ کر آج بقضائے الٰہی رب عزوجل انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس واقعہ سے جس قدر مخالفین کی زبانیں دراز ہوں گی اور موافقین کے دلوں میں شبہات پیدا ہوں گے اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا

وَ اِنَّا رَاضُوْنَ بِرِضَائِہٖ
وَ صَابِرُوْنَ عَلٰی بَلَائِہٖ
یَرْضٰی عَنَّا مَوْلٰنَا فِی
الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَھُوَ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ"

(۴ نومبر ۱۸۸۸ء)

صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"مگر قدرت خدا کی کہ ایک سال بعد یہ لڑکا اچانک فوت ہو گیا۔ بس پھر کیا تھا ملک میں طوفان برپا ہوا . . . . . . اور ایک سخت شور اٹھا۔ اور کئی خوش اعتقادوں کو ایسا دھکا لگا کہ وہ پھر نہ سنبھل سکے . . . .

حضرت صاحب نے لوگوں کو سنبھالنے کیلئے اشتہاروں اور خطوط کی بھرمار کر دی اور لوگوں کو سمجھایا کہ میں نے کبھی یہ یقین ظاہر نہیں کیا تھا کہ یہی وہ لڑکا ہے ہاں یہ میں نے کہا تھا کہ چونکہ خاص اس لڑکے کے متعلق بھی مجھے بہت الہام ہوئے ہیں جن میں اس کی بڑی فضیلت بتائی گئی ہے۔ اسلئے میرا خیال تھا کہ شاید یہی وہ موعود لڑکا ہو مگر خدا کی وحی میں جو اس معاملہ میں اصل اتباع کے قابل ہے ہرگز کوئی تعیین نہیں کی گئی تھی۔ غرض لوگوں کو بہت سنبھالا گیا۔ چنانچہ بعض لوگ سنبھل گئے لیکن اکثروں پر مایوسی کا عالم تھا مخالفین میں پرلے درجہ کے استہزاء کا جوش تھا"

(سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ ۸۸)

الغرض ایک ایسا بچہ جو الہام الٰہی کے مطابق نہایت ہی اعلیٰ درجے کی نیک استعدادوں کا مالک تھا اور جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی کسی مخفی حکمت کے ماتحت اس کے متعلق یہ خیال رکھتے تھے کہ شاید یہی وہ موعود اور عمر پانے والا لڑکا ہے اور آپ اپنے اس خیال کو ایک اشتہار کے ذریعہ مشتہر بھی کر چکے تھے۔ حالانکہ حقیقتاً یہ وہ لڑکا نہیں تھا۔ اب ایسی صورت میں ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ اس کی وفات آپ کے لئے کس قدر بڑے ابتلاء اور غم کا موجب ہوئی ہو گی۔ ایک طرف لڑکے کی وفات کا غم۔ اور دوسری طرف مخالفین کی زبان درازی ہنسی اور استہزاء کا غم اور موافقین کے دلوں میں شبہات پیدا ہونے کا غم۔ گویا اسکی وفات آپ کے لئے زلزلہ عظیمہ سے کم نہ تھی۔ مگر آپ نے اس سارے ابتلاء اور اس عظیم الشان غم کو ایسے اعلیٰ درجے کے صبر اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کے ایسے اعلیٰ درجہ کے نمونہ کے ساتھ برداشت کیا کہ جس کی مثال خدا تعالیٰ کے عظیم الشان برگزیدہ بندوں کے سوا اور کہیں نہیں مل سکتی۔ آپ اپنے ایک عربی شعر میں اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

لَنَا عِنْدَ الْمَصَائِبِ یَا حَبِیْبِیْ
رِضَاءٌ ثُمَّ ذَوْقٌ وَّارْتِیَاحٌ

کہ اے میرے پیارے حبیب تیری راہ میں مصائب برداشت کرتے وقت ہمیں خوشی ذوق اور سرور حاصل ہوتا ہے۔ پس اس صدمہ اور غم کو بھی آپ نے اپنے اسی ذوق اور سرور کے ساتھ برداشت کیا۔

آپ نے اس کی وفات پر ایک اشتہار تحریر فرمایا اور اس کے اوپر یہ محبت بھرا شعر تحریر کیا ؎

ہم نے الفت میں تری بار اٹھایا کیا کیا
تجھکو دکھلا کے فلک نے ہے دکھایا کیا کیا

پھر تحریر فرمایا :۔

"وہ غرض جو اس کی نگاہ میں راستباز اور صادق ہیں وہ ہمیشہ جاہلوں کی زبان اور ہاتھ سے تکلیفیں اٹھاتے چلے آئے ہیں۔ سو چونکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنت اللہ قدیم سے یہی ہے اس لئے اگر ہم خویش و بیگانہ سے کچھ آزار اٹھائیں تو ہمیں شکر بجالانا چاہیئے اور خوش ہونا چاہیئے کہ ہم اس محبوب حقیقی کی نظر میں اس لائق ٹھہرے کہ اسکی راہ میں دکھ دئے جائیں اور ستائے جائیں۔"

(تبلیغ رسالت ص ۸۳)

پس یہ صورت یہ ایک بڑا ابتلاء اور غم تھا کہ جس کا برداشت کرنا اللہ تعالیٰ سے خاص قسم کے تعلق کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ مگر آپ نے اور حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جس اعلیٰ درجہ کے صبر کامل اطمینان اور سکون قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اسے برداشت کیا۔ یہ اسبات کا کافی واضح اور شاندار ثبوت ہے کہ آپ اور آپ کے اہل حضرت اماں جان رض نے ہر موقعہ ہر حال رنج و راحت میں خدا تعالیٰ کے ساتھ اور اس کی حقیقی معیت میں تھے اور اسکی راہ میں صبر و استقامت کے نہایت اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔

حضرت اماں جان رض نے تو رضا بالقضاء کا ایسا عملی اور شاندار نمونہ دکھایا کہ جس کی مثال اس پُر آشوب زمانہ میں ڈھونڈ کر لانے کی کوشش کرنا تو صرف ایک سعی بے حاصل ہی ہوگی۔ آپ نے جب دیکھا کہ بچے کے اب بچنے کی کوئی صورت نہیں تو آپ نے فرمایا کہ

"میں پھر اپنی نماز کیوں قضاء کروں"

چنانچہ آپ وضو کر کے نماز کے لئے کھڑی ہو گئیں اور بڑے اطمینان اور سکون کے ساتھ نماز ادا کرتی رہیں اور جب نماز ادا کر چکیں تو دریافت فرمایا بچے کا کیا حال ہے؟ آپ کو بتلایا گیا کہ بچہ تو فوت ہو گیا ہے اس پر آپ نے بڑے صبر اور تحمل کے ساتھ انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور خاموش ہو گئیں ایک ماں کے ایمان کی پختگی اور تعلق باللہ کی ایسی شاندار مثال کم ہی ملے گی کہ وہ اپنے لخت جگر کو بستر مرگ پر چھوڑ کر اپنے رب کے حضور بڑے سکون اور اطمینان کے ساتھ عبادت کے لئے کھڑی ہو جائے اور جب عبادت کے اختتام پر اسکو بتایا جائے کہ بچہ تو فوت ہو گیا ہے تو بجائے دل ہلا دینے والی خبر سن کر سوائے کلمات مسنونہ کے کوئی قابل اعتراض کلمہ یا کوئی شکوہ شکایت اس کے منہ سے نہ نکلے۔ پس یہ شان ہے حضرت اماں جان رض کے ایمان کی پختگی اور تعلق باللہ کی۔ اور یہ شان ہے آپ کی رضا بالقضاء کی! اور یہ اسبات کا ایسا قطعی اور یقینی ثبوت ہے کہ جس سے کسی سمجھدار اور انصاف پسند کو انکار نہیں ہو سکتا کہ آپ واقعہ میں خدا کے ساتھ تھیں اور خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ تھا۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کی تمام مبشر اولاد کی پاکیزہ اور بابرکت زندگیوں کا ایک ایک لمحہ اس الہام کی سچائی کا عملی اور زندہ اور تابندہ گواہ ہے کہ فی الواقعہ خدا تعالیٰ آپ کے اور آپ کے اہل کے ساتھ تھا اور آپ کے اہل اور آپ خدا تعالیٰ کے ساتھ تھے اور آپ تمام کو حقیقی معیت الٰہی کا نہایت ہی اعلیٰ مقام حاصل تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ہوٹل کیلئے قرآن کریم

مکرم منصور احمد خان صاحب نائیجیریا تحریر فرماتے ہیں :-

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اسکیم اور ارشاد کے تحت جماعت احمدیہ نائیجیریا نے قرآن کریم کی اشاعت کے سلسلہ میں نائیجیریا کے تمام بڑے ہوٹلوں اور تعلیمی اداروں کو قرآن کریم کی کاپیاں مہیا کرنے کی مہم شروع کی ہے۔

اس مقصد کے لئے یہ پروگرام بنایا گیا ہے کہ پہلے مرحلہ پر نائیجیریا کی تمام ریاستوں کے دار الحکومت میں واقع بڑے ہوٹلوں کے ہر رہائشی کمرہ کے لئے قرآن کریم مہیا کیا جائے۔ چنانچہ اب تک دو بڑے ہوٹلوں یعنی فیڈرل پیلس ہوٹل لیگوس اور پریمیر ہوٹل اباداں کو بالترتیب قرآن کریم کے دو صد اور یکصد نسخے مہیا کئے جا چکے ہیں۔ یہ کام اس لحاظ سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے کہ ان تمام مقامات پر بائیبل کی کاپیاں پہلے ہی موجود ہیں

اس امر میں کانو کے بگوڈا لیک ہوٹل (BAGUDA LAKE HOTEL) کو قرآن کریم کی کاپیاں مہیا کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ یہ ہوٹل حال ہی میں بگوڈا لیک کے کنارے پر جدید طرز پر تعمیر کیا ہے۔ پُر فضا مقام ہونے کے علاوہ یہ اسٹیٹ کا بہترین ہوٹل ہے اور ملکی و غیر ملکی اہم شخصیات کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ ہوٹل کی انتظامیہ کے چیئرمین اسٹیٹ کے کمشنر برائے مالیات جناب الحاجی ٹانکو یاکاسائی ہیں۔

ایک مختصر اور سادہ تقریب میں مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے الحاجی ٹانکو یاکاسائی کمشنر برائے مالیات کی خدمت میں قرآن کریم انگریزی کے ایک سو بارہ نسخے پیش کئے جنہیں ہوٹل کے تمام رہائشی کمروں میں رکھا جائے گا۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے ایڈریس میں جناب کمشنر صاحب کو قرآن کریم کی اشاعت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی سے متعارف کرواتے ہوئے کہا کہ احمدیہ مشن نائیجیریا نے تمام ملک میں قرآن کریم کثرت سے اشاعت کا فیصلہ کیا ہے اور اس سلسلہ میں تمام تعلیمی اداروں۔ لائبریریوں اور ہوٹلوں کو جہاں کہ ایک لمبے عرصہ سے صرف بائیبل ہی ایک مستقل فیچر ہے قرآن کریم کی کاپیاں مفت مہیا کی جائیں گی تاکہ ملک کی اکثریتی آبادی یعنی مسلمان اپنی مذہبی کتاب سے کماحقہ فائدہ اٹھا سکیں۔ اور ایک غیر جانبدار شخص بآسانی دونوں کا تقابل کرنے کے قابل ہو۔ اس مقصد کے لئے آئندہ چند سالوں میں تمام ملک میں قرآن کریم کو پھیلا دیا جائے گا تاکہ ہر ایک خواہشمند کو قرآن کریم بآسانی مہیا ہو سکے

جناب کمشنر صاحب نے اپنی جوابی تقریر میں اس ہدیہ کے لئے احمدیہ مشن نائیجیریا کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور قرآن کریم کی اشاعت کے سلسلہ میں مساعی کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ میں ہوٹل کی انتظامیہ کے چیئرمین کی حیثیت سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ قرآن کریم کی کاپیوں کو بحفاظت ہر کمرہ میں رکھا جائیگا انہوں نے یہ امید ظاہر کی کہ ہوٹل میں ٹھہرنے والے جہاں خصوصاً مسلمان اس ہدیہ سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکیں۔

اس کے بعد دعا کے ساتھ تقریب ختم ہوئی۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کانو کے منتخب افراد اور مکرم مولوی محمد احمد صاحب عارف انچارج مارون ڈیجن نیز پریس کے نمائندگان نے شرکت کی اور اخبارات نے اس خبر کو تصاویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس ہوٹل کے لئے قرآن کریم کی کاپیوں کی پیشکش کانو کے ایک مخیر دوست الحاجی بیلو نے کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

غلبہ اسلام کیلئے مخلصانہ کوشش

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ہر احمدی کے دل سے یہ آواز اٹھنی چاہیئے کہ متٰی نصر اللہ اے خدا تیری مدد کب آئیگی ...... اے خدا تو اپنی مدد بھیج تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں ہی وہ دن دیکھ لیں کہ اسلام دنیا میں غالب آجائے ...... اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں مسجدیں بن جائیں اور اللہ اکبر کی آوازوں سے سارا یورپ اور امریکہ گونج اٹھے"

ہماری جماعت کے جملہ مخلصین کو چاہیئے کہ اس مبارک زمانے کو قریب تر لانے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں کیونکہ متٰی نصر اللہ کی آواز دل سے اس وقت اٹھتی ہے جب کہ انسان اللہ کے حضور اپنی انتہائی قربانیاں پیش کر چکا ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی زندگیوں میں ہی اسلام کے غلبہ کے دن دکھائے آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶ نومبر ۱۹۷۴ء تا ۱۵ فروری ۱۹۷۵ء

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ۔ ربوہ

۱۔ محترمہ عفت النساء صاحبہ
گاندھی سکوئر لاہور ۱۰/-
۲۔ محترمہ اختری بیگم صاحبہ
گاندھی سکوئر لاہور ۱۰/-
۳۔ لجنہ اماء اللہ بریڈ فورڈ
بذریعہ پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ ۵۵/-
۴۔ مکرم ملک فضل حسین صاحب
جماعت احمدیہ چونترہ ۸۰/-
۵۔ مکرم سید محمد انور صاحب ہاشمی معرفت
ریڈیو سروس ملتان چھاؤنی ۲۰۰/-
۶۔ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب
دوہا کاہلواں ضلع سیالکوٹ ۲۰/-
۷۔ مکرم سید ممتاز احمد صاحب
جی ۔ ایچ ۔ کیو راولپنڈی ۱۰/-
۸۔ محترمہ بشریٰ محمود صاحبہ
محمد علی سوسائٹی کراچی ۵۰/-
۹۔ محترمہ قدسیہ اعجاز صاحبہ
ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور ۲۰/-
۱۰۔ محترمہ زینب اسلام صاحبہ بنت حاجی
نصیر الحق صاحب لاہور چھاؤنی ۲۱/-
۱۱۔ ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی ۲۰۰/-
۱۲۔ محترمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ
و کریم احمد صاحب کراچی ۷۵/-
۱۳۔ مکرم سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب
کراچی نمبر ۱۶ ۶۰/-
۱۴۔ بشیر احمد صاحب اظفر منجانب
نذیر احمد صاحب البڑو انور آباد ۲۵/-
۱۵۔ محترمہ الفت نوشاد الفت صاحبہ
افغان کالونی پشاور ۱۰/-
۱۶۔ مکرم عبدالسلام صاحب زرگر ربوہ ۱۵/-
۱۷۔ " فضل الرحمٰن صاحب
ڈویلپمنٹ کارپوریشن راولپنڈی ۲۵/-
۱۸۔ محترمہ امۃ السلام بٹ صاحبہ اہلیہ محمد افضل
صاحب بٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ ۱۰/-

۱۹۔ مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودہا ۱۰/-
۲۰۔ " " شیخ منور احمد صاحب
دارالرحمت ربوہ ۵۰۰/-
۲۱۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ
مدظلہا العالی ۔ ربوہ ۳۰/-
۲۲۔ محترمہ امۃ الکریم صاحبہ ساہیوال ۱۵/-
۲۳۔ مکرم سید اقبال شاہ صاحب
مع اہل و عیال ۔ لندن ۳۴۵/-
۲۴۔ مکرم الحاج نذیر احمد صاحب سولنگی
مسقط اومان ۵۰/-
۲۵۔ محترمہ شوکت ملک صاحبہ ۔ کوئٹہ ۱۵/-
۲۶۔ مکرم منور احمد صاحب
موتی بازار ۔ نواب شاہ ۲۰/-
۲۷۔ مکرم میجر سید محمود احمد شاہ صاحب
PIBC کراچی ۱۰/-
۲۸۔ مکرم حکیم سید پیر احمد صاحب سیالکوٹ ۲۵/-
۲۹۔ " " سعید احمد صاحب ظفر دارالصدر غربی
ربوہ ۱۰/-
۳۰۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد ۔ ربوہ ۱۵/-
۳۱۔ مکرم لیفٹیننٹ کرنل جی ۔ ایم ۔ اقبال
صاحب ۔ گلبرگ لاہور ۳۰/-
۳۲۔ مکرم خواجہ عبدالسلام صاحب ۱۰/-
۳۳۔ محترمہ والدہ صاحبہ مبشر احمد صاحب
بذریعہ مکرم سید قربان حسین شاہ صاحب
D.S.P. ریٹائرڈ ۔ دارالصدر شمالی
ربوہ ۲۰۰/-
۳۴۔ جماعت احمدیہ لاٹھیانوالہ
ضلع لائلپور ۵۰/-
۳۵۔ مکرم محمد انور صاحب
شاہ پور بگوں ضلع سیالکوٹ ۱۵/-
۳۶۔ محترمہ مسز نزہت منیر احمد صاحب
کھاریاں ۱۰۰/-
۳۷۔ مسز ارشد علی صاحب شیخ
سیالکوٹ شہر ۱۰/-

۳۸۔ محترمہ امۃ الباری نعیم صاحبہ
محمد علی سوسائٹی کراچی ۵۰/-
۳۹۔ مکرم غلام احمد صاحب بشیر
محمود آباد اسٹیٹ ۱۰/-
۴۰۔ محترمہ امۃ الحی خالد صاحبہ
محمد علی سوسائٹی کراچی ۵۵/-
۴۱۔ محترمہ مسز غلام حسین ملک کوئٹہ ۱۰۰/-
۴۲۔ " فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ
چوہدری محمد شریف صاحب ساہیوال ۱۰/-
۴۳۔ مکرم عبدالعزیز صاحب بھٹی
کریانہ مرچنٹ کنری ۱۵۰/-
۴۴۔ محترمہ بشریٰ تنویر پال صاحبہ
سیالکوٹ شہر ۵۰/-
۴۵۔ محترمہ والدہ صاحبہ افتخار ۔ اے ۔ شمس
صاحب ۔ ایر مال ۔ لاہور ۲۰/-
۴۶۔ مکرم عبدالسلام صاحب
ڈسپنسر نشتر ہسپتال ملتان ۲۰/-
۴۷۔ محترمہ والدہ صاحبہ عبدالرحمٰن صاحب
ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور ۶۰/-
۴۸۔ لجنہ اماء اللہ چک نمبر ۹ پنیار
سرگودہا ۲۵/-
۴۹۔ محترمہ والدہ صاحبہ ڈاکٹر مبشر احمد
صاحب مرزا ۔ چکوال ۵۰/-
۵۰۔ بشیر احمد صاحب ملک ۔ کوئٹہ ۲۰/-
۵۱۔ محترمہ مسز ساجدہ ارشد صاحبہ
یو ۔ کے ۱۹۲/۹۵
۵۲۔ محترمہ والدہ صاحبہ مکرم راجہ محمد یعقوب
صاحب ۔ دارالصدر شرقی ربوہ ۱۰/-
۵۳۔ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر
احسان علی صاحب ۔ لاہور ۲۰/-

۵۴۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد
صاحب رضی اللہ عنہ ۔ اسلام آباد ۳۰/-
۵۵۔ مکرم ناصر احمد صاحب چوہدری
گوٹھ نتھے خاں ۔ خیرپور ۵۰/-
۵۶۔ محترمہ میمونہ اکرم صاحبہ حال گجرات ۱۰۰/-
۵۷۔ مکرم محمد اسلم صاحب دارالرحمت شرقی
ربوہ منجانب شیخ فیض محمد صاحب مرحوم ۳۱/-
۵۸۔ عزیزہ نعیمہ ملک صاحبہ ۔ اسلام آباد ۵۰/-
۵۹۔ عزیزم عثمان ملک صاحب " ۵۰/-
۶۰۔ احمد برادرز ۔ ربوہ ۱۰۰/-
۶۱۔ محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری
محمد لطیف صاحب تلونڈی عنایت خاں
معرفت کموڈور باجوہ صاحب لاہور ۱۰۰۰/-
۶۲۔ بچگان مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرواذی
پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ۔ ربوہ ۱۰/-
۶۳۔ مکرم شیخ ظفر احمد صاحب
قائد خدام الاحمدیہ سیالکوٹ ۲۵۰/-
۶۴۔ محترمہ منصورہ سولنگی صاحبہ
لیکچرر جامعہ نصرت ۔ ربوہ ۱۰/-
۶۵۔ محترمہ امۃ الکریم وزیر صاحبہ
لیکچرر جامعہ نصرت ربوہ ۱۰/-
۶۶۔ مکرم عبدالمنان صاحب
گولبازار ۔ ربوہ ۱۰/-
۶۷۔ مکرم محمد سعید صاحب باجوہ
ٹیچر ہائی سکول ۔ ربوہ ۱۰/-
۶۸۔ مکرم ملک محمد شریف صاحب ۵۰/-
۶۹۔ محترمہ حامدہ بشریٰ صاحبہ
دارالرحمت ساہیوال ۱۰/-
۷۰۔ محترمہ آمنہ باجوہ صاحبہ
ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰/-

(باقی)

دعائے مغفرت

عزیزہ سعیدہ جمیل بنت چوہدری شمس الدین صاحب کمبوہ آف حمزہ ضلع امرتسر حال چک نمبر ۱۸۱ گ ۔ ب (جگدیو) تحصیل سمندری ضلع لائلپور بتاریخ ۲۵ جنوری ۱۹۷۵ء وفات پاگئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ بہت نیک اور خوش اخلاق خاتون تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور سوگوار خاندان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(محمد ابراہیم کھوکھر صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۸۱ گ ۔ ب (جگدیو)

ولادت

۱۷ فروری ۱۹۷۵ء بروز سوموار اللہ تعالیٰ نے میرے بڑے لڑکے عزیزم ملک محمد افضل کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنی حفظ و امان میں رکھے سلسلہ کا خادم بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین

(کیپٹن ملک شیر محمد صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۹ ضلع گجرات)

ہر ماہ باقاعدہ رپورٹ کارگزاری مرکز میں بھجوانا قائد مجلس کی اہم ذمہ داری ہے ۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انفاق کے حکم سے ایک مالدار اُسوقت عہدہ برآ ہو گا جب اعلےٰ درجہ کا اور اچھا مال دے

اعلیٰ درجہ کا اور اچھا مال دینے سے اُس کی قربانی زیادہ بلند شان رکھنے والی ہو گی

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ... الخ کی تفسیر کرتے ہوئے جائز ذرائع سے کمائے ہوئے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں جو کچھ دو اس مال میں سے دو جو تمہارا کمایا ہوا ہے اور اچھا مال ہے۔ یہ نہیں کہ دوسروں کے اموال پر ناجائز تصرّف کر کے ان کو خرچ کرنے لگ جاؤ۔ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب ان کے دل میں غریبوں کی امداد کا جوش پیدا ہوتا ہے تو وہ ڈاکے ڈالنا شروع کر دیتے ہیں اور پھر انہیں جو کچھ ملتا ہے اس کا ایک بڑا حصّہ غریبوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ وہ لوگ جو فلسفۂ اخلاق سے واقف نہیں ہوتے بالعموم ایسے ڈاکوؤں کی بڑی تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں ڈاکو بڑا اچھا ہے کیونکہ وہ غریبوں کی خوب مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ غریبوں کی مدد کرنے کا کوئی طریق نہیں کہ ڈاکہ ڈالا اور دوسروں کا مال چھین کر غریبوں میں تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ بلکہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم اپنی جائز کمائی میں سے جتنا دے سکتے ہو دو اور باقی کام خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ لوگوں کا مال لوٹ کر غرباء کی امداد کرنا تو حلوائی کی دکان پر دادا جی کی فاتحہ کا مصداق بننا ہے۔ اگر تمہارے نزدیک غرباء زیادہ ہیں تو اس کی ذمّہ داری تم پر نہیں۔ تم جتنا دے سکتے ہو دو اور باقی کام خدا تعالیٰ کے سپرد کر دو۔

اس جگہ مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ سے یہ مراد نہیں کہ مومنوں کی کمائی میں کچھ پاک مال ہوتا ہے اور کچھ ناپاک۔ اور انہیں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہ صرف پاک مال خرچ کیا کریں ناپاک مال خرچ نہ کیا کریں۔ بلکہ یہ الفاظ مَا کَسَبْتُمْ کی صفتِ حسنہ کے اظہار کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور مراد یہ ہے کہ تم نے جو کچھ کمایا ہے وہ طیّب ہی ہے لیکن ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم اس طیّب مال کا بھی (جس میں ہر قسم کا مال اور علم بھی شامل ہو سکتا ہے) ایک حصّہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا کرو۔ گویا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ فرما کر مومنوں کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ ان کا مال ہمیشہ طیّب اور پاک ہوتا ہے ناپاک مال کی اس میں ذرا بھی آمیزش نہیں ہوتی۔

دوسرے یہاں طیّب حرام کے مقابلہ میں نہیں بلکہ خبیث کے مقابلہ میں آیا ہے اور مطلب یہ ہے کہ اَنْفِقُوْا میں صدقہ دینے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ تب پورا ہو گا جب تم اپنے اچھے اور مرغوب مال میں سے خرچ کرو گے۔ یوں مستعمل اشیاء بھی غرباء کو دی جا سکتی ہیں اور ان کا دینا ہرگز منع نہیں۔ مثلاً انسان اگر کسی کو پرانا کپڑا دے دے جس سے دوسرا شخص فائدہ اُٹھا لے تو یہ ناجائز نہیں بلکہ یہ فعل اسے ثواب کا مستحق بنائے گا مگر اللہ تعالیٰ نے اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ میں صدقہ دینے کا جو حکم دیا ہے وہ اس سے عہدہ برآ نہیں ہو گا وہ اس حکم سے اُسی وقت عہدہ برآ ہو گا جب وہ اس چیز میں سے دے جو اس کے کام کی ہے۔ یعنی اعلےٰ درجہ کا اور اچھا مال دے تاکہ اس کی قربانی زیادہ بلند شان رکھنے والی ہو۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرۃ صد ۶۱۴، صد ۶۱۵)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

لاہور میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ

۲۳ مارچ ۱۹۷۵ء کو بمقام مسجد دارالذکر زیرِ صدارت محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ لاہور جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہو رہا ہے۔ لاؤڈ سپیکر اور پردہ کا بھی انتظام ہو گا۔ مقامی مربیان کے علاوہ مرکز سے بھی علماء کرام تشریف لا کر جلسہ سے خطاب فرمائیں گے۔

احبابِ جماعت کثرت سے شمولیت فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعتِ احمدیہ۔ لاہور)

مجلس ارشاد کا اجلاس:۔ آج مورخہ ۱۵ مارچ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس ارشاد کا اجلاس ہو گا جس میں دو قیمتی مقالے پڑھے جائیں گے۔ احباب بکثرت شمولیت فرما کر استفادہ فرمائیں۔ مستورات کے لئے پردہ کا بھی انتظام ہو گا۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

دعوتِ ولیمہ

ربوہ ۔۔ محترم سید داؤد مظفر صاحب اور محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ بنت سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۴ مارچ ۱۹۷۵ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء اپنے فرزند اکبر سید مولود احمد کی دعوتِ ولیمہ کا اپنی کوٹھی واقعہ دار الصدر غربی میں اہتمام کیا۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے ان کی شادی ایک روز قبل ۱۳۔ مارچ ۱۹۷۵ء بروز جمعرات صاحبزادی سیدہ امۃ الرافع سلمہا بنت محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کے ساتھ ہوئی ہے۔

دعوتِ ولیمہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، ناظر و وکلاء صاحبان اور بعض دیگر مقامی احباب کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دین و دنیا ظاہر و باطن اور حال و مستقبل کے اعتبار سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے اور اپنی خاص الخاص برکتوں، رحمتوں اور فضلوں سے نوازے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین اللّٰھم آمین۔

تدریسی مرکز

(دار الصدر غربی)

برائے

ایف اے ❖ بی اے ❖ ایم اے

(اوقات ۵½ تا ۷½ شام)

چوہدری محمد شریف خالد
ایم اے، ایل ایل بی

فضل الرحمٰن النعیم
ایم۔ اے

ارشاد حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

"امانت تحریک جدید الہامی تحریک ہے اس میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴